سوال

(47) کھانا پینا اور جماع

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کھانا پینا اور جماع دونوں روزہ توڑنے کے لحاظ سے ایک حکم رکھتے ہیں یا ان میں فرق ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بخاری مسلم وغیرہ میں حدیث ہے۔ ((من نسی وھو صائم فاکل وشرب فلیتم صومه فانما اطعمه اللہ وسقاہ)) ''یعنی جو روزہ دار بھول کر کھا پی لے وہ اپنا روزہ پورا کرے، اُن کو اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ((ولا قضاء علیه)) اس کو دار قطنی نے روایت کیا ہے، (منتقی مع نیل الاوطار جلد۴) یعنی بھول کر کھانے پینے والے پر قضاء نہیں۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور نہ ہی اس صورت میں قضاء کیے۔ روزہ کے تین رکن ہیں۔ (۱) کھانا (۲) پینا (۳) جماع سے پرہیز۔ ان میں سے کوئی رکن فوت ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ مگر کھانے پینے میں بھول چوک کی صورت میں معاف ہے، جیسے حدیث بالا میں ذکر ہے، اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے۔ جماع کی بابت دیدہ دانستہ اور بھول چوک میں فرق کے متعلق صراحتاً کوئی روایت نہیں وئی۔ اس لیے اس میں اختلاف ہے کہ بھول چوک کی صورت معاف ہے یا نہیں؟ بعض علماء اس کو کھانے پینے پر قیاس کرتے ہیں۔ مگر نیل الاوطار جلد۴ میں ہے کہ ((وقوع النسیان فی الجماع فی نهار رمضان فی غایة البعد)) یعنی رمضان شریف میں دن کے وقت جماع میں بھول چوک ہونا بہت بعید ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ اول تو جماع دن میں ویسے کم ہوتا ہے، کہ دوسرے جماع کھانے پینے کی عام شئے نہیں ہے، تو ایسی قلیل الوقوع شئے جس میں کئی طرح کا اہتمام ہوتا ہے، اس میں نسیان کا ہونا قرین قیاس نہیں، تیسرے جماع کا تعلق ایک اور وجود یعنی بیوی کے ساتھ ہے، اور کھانے کا تعلق صرف اپنی ذات سے ہے، اس لیے جماع کو کھانے پر قیاس کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے،۔ جماع کے متعلق حدیث میں کفارہ کا ذکر ہے، رسول اللہ ﷺ نے کفارہ کا حکم فرماتے وقت یہ دریافت نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام دیدہ دانستہ کیا تھا۔ یا بھول کر امام احمد رحمہ اللہ اور بعض مالکیہ نے اس سے استدلال کیا ہے، کہ اگر عمداً اور بھول چوک میں کفارہ کا فرق ہوتا تو نبی علیہ السلام اس سے دریافت فرماتے اس سے معلوم ہوا کہ دونوں صورتوں میں کفارہ ہے... مگر استدلال کمزور ہے۔ کیونکہ حدیث میں ((ھلکت واحترقت)) کا لفظ آیا ہے، یعنی جس شخص نے رمضان میں جماع کیا تھا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا، جل گیا۔ ان الفاظ کا مطلب یہ ہے۔ کہ مجھ سے نافرمانی اور گناہ ہو گیا نافرمانی اور گناہ دیدہ دانستہ میں ہوتا ہے بھول چوک میں نہیں۔ پس معلوم ہوا اس نے یہ کام دیدہ دانستہ کیا تھا۔ اس لیے نبی ﷺ کو اس سے دریافت کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ نیز جماع میں بھول چوک ہونا بعید امر ہے، اس لیے آنحضرت ﷺ کو پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ بہر صورت امام احمد رحمہ اللہ اور بعض مالکیہ کا اس حدیث سے جماع کے متعلق عام استدلال کرنا صحیح نہیں خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث میں اس بات کا کوئی

ثبوت نہیں کہ جماع میں بھول چوک کی صورت ہوجائے۔ تو اس پر کفارہ ہے، ہاں یوں استدلال ہوسکتا ہے، کہ کھانے پینے میں بھول چوک اور دیدہ دانستہ دونوں صورتیں ایک ہی حکم میں ہیں۔ پہلی ہر دو صورت میں کفارہ ہے، کیونکہ اس میں بھول چوک بعید اور نادر الوقوع ہے، اس لیے اس کی معافی نہیں دی گئی۔ اس کی مثال ایسی ہے، جیسے نماز میں خواہ کلام دیدہ دانستہ کرے یا بھول کر نماز فاسد ہوجائے گی۔ کیونکہ نماز میں بھول کر کلام کرنا بعید امر ہے، فقہا نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ نماز کی صورت اور ہیئت اور صورت کلام کے منافی ہے یعنی نماز کی ہیئت اور شکل کلام سے روکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ روزے کی حالت میں جماع کرنے پر بہر صورت کفارہ ہے۔

(عبداللہ امرتسری روپڑی) (فتاویٰ اہل حدیث جلد ۲ صفحہ ۵۶۹۔ ۲۹ رمضان ۱۳۸۰ھ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 06 ص 114